

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۱۵ - جلد ۳ | لودیانہ ۲۲ دسمبر ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳ بوچپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ اُنکے قایم مقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یوروپین کی خدمت میں جنھیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں - صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیاء کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب مثلاً کل و جیب گھڑی و زیورات ادویات آلات سواری یعنے بگھی وغیرہ ساخت لنڈن و دیگر ولایت کے اسباب حسب خواہش مشتری خرید کر بحفاظت تمام بند کرکے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں -

صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ و رارکات اور دہلو و بیروٹ و قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں - جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کرسکتے ہیں -

غزل

من نتایج افکار منشی امام الدین شہباز مشتغل انجیل ٹالہ

قایل بھلا میں کیوں ہوؤں بخت سیاہ کا -
جب داغ دل سے چھٹ گیا میرے گناہ کا

تیری نگاہ لطف سے سب دنیا بچ گئی -
مُشتاق میں ہوں بہار سے تیری اُس نگاہ کا -

جھنڈے تلے صلیب کے جو شخص آگیا -
مالک وہیں وہ بن گیا آرام گاہ کا -

خادم فرشتگاں ہیں خدام کے تیرے -
وہ عالیشان رتبہ ہی تیری سپاہ کا -

توہی تو زندگی ہی توہی راہ و حق ہی -
مُبدا فقط توہی توہی جنت کے راہ کا -

عالی خیال کیوں نہ میرے ہوویں اسقدر -
اوج فلک پہ تخت ہی اُس میرے شاہ کا -

شہباز آستان مسیح پر ہی سر تیرا -
اب مستحق تو ہوگیا زریں کلاہ کا -

کشمیر میں تہذیب کی ترقی

اس میں کسیکو کلام نہیں کہ جس ملک کا والی غیر مہذب اور متعصب ہوگا وہاں کی رعایا برایا ہمیشہ سخت سخت تکالیف میں مبتلا رہیگی اور جہانکا حاکم بارئیس مہذب اور ترقی تہذیب کا خواہان ہوگا وہاں کی رعایا ہمیشہ فارغ البال رہیگی رعایا تو درکنار بلکہ اور غیر شخص بھی جو اُسکے ہاں سکونت پزیر ہونگے اُنکو بھی ہر طرحکی آسودگی رہیگی۔ اس قول کی تصدیق کے واسطے تواریخ موجود ہیں دیکھو سلطان محمود غزنوی جسکی بارہ حملے پے در پے ہندوستان پر کرنے مشہور ہیں کہ اُسنے تہذیب کو چھوڑ تعصب کے تابع ہو ہزاروں مندر ہندوستان کے مسمار کئے اور لاکھوں ہندو تہ تیغ کئے اور بہت سے ہنود کو پکڑ قید کر غزنی میں لیگیا اور وہاں جاکر غلاموں کے نرخ فروخت کردیا۔

تعصب میں سلطان محمود اسقدر ڈوبا ہوا تھا کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہے چنانچہ جب سومنات پر حملہ کیا اور مندر کو مسمار کرنے اور اُس بت کو توڑنے لگا تو ہندوں نے کہا کہ حضور آپ اس بت کو نہ توڑیں اسکے ہموزن سونا چاندی جواہرات وغیرہ جو کچھ خواہش ہو لے لیں۔ درجواب اسکے محمود نے جواب دیا کہ کیا میں بت فروش کہلاؤنگا نہیں بلکہ بت شکن میرا نام ہوگا فوراً بت کے ٹکڑے کردئے۔

اگرچہ اُسنے اپنے مذہبی طریق سے توڑا یا روپیہ پیسہ کے لالچ سے توڑا مگر لوگوں کی دل شکنی کی جو زمانہ حال میں تہذیب میں شامل نہیں ہے کیونکہ جس ملک کو فتح کرکے اور لوٹے گھسوٹے پھر وہاں کی رعایا کی یوں دل شکنی کیونکر روا ہے۔

اسیطرح جب سکھوں کی عملداری پنجاب میں شروع ہوئی تو مسلمانوں کو یہاں تک تنگ کیا کہ مسجدوں میں اَذان سے مانع آئے اور نئی مسجد کو ئی نہ بنے دی خود مہاراجہ صاحب رنجیت سنگھ والی پنجاب نے جہانگیر مردہ کی قبر سے عوض لیا یعنے اُسکے مقبرے سے سنگ مرمر وغیرہ اُکھاڑ امرتسر میں گورودوارا بنوایا اور جامع مسجد سے اکثر پتھر لیکر بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے اُنکے جانشینوں نے لاہور میں محاذی قلعہ کے ایک سمادھ رنجیت سنگھ کی بنائی یہہ ہی صورت جب تھی کہ جب ملک کشمیر مغلوں کے ہاتھ میں تھا سکھ نہایت ہی تنگ تھے غرضکہ اپنی اپنی چلتی میں کسینے کچھ کسر باقی نہیں چھوڑی اب وہ زمانہ ہے کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں کیا سبب۔ سبب یہہ ہے کہ ہماری سرکار انگلشیہ مہذب اور دانا ہے تعصب کو سلطنت کے اصول سے بالکل نکال دیا ہے۔ جہاد کا فتوا اس سلطنت میں نہیں رہا جب ہی راجہ راج پرجا سکھ ہے اور ایسے مہذب گورنمنٹ کے پرتوے سے بہت سی ریاستوں میں تہذیب پھیلتی جاتی ہے۔ چنانچہ اخبار وکیل ہندوستان امرتسر مطبوعہ ۱۱ دسمبر ۱۸۷۵ء سے ہمکو معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب والی جموں و کشمیر بھی خود مہذب بنتے جاتے ہیں اور ریاست میں تہذیب پھیلاتے جاتے ہیں۔ فی الحال مہاراجہ صاحب نے یہہ کار خیر کیا کہ شفاخانہ کلان اپنی ریاست میں تعمیر کرادیا ہے جہاں ہر یک بیماری کا علاج ہوتا ہے اور نیز ایک مڈیکل مشنری کے واسطے بڑا وسیع مکان تعمیر کرادینیکا حکم دیا ہے۔ اور اکثر صاحبان کی بڑی قدرومنزلت کرتے ہیں ماہ ستمبر سنہ الہ میں مڈیکل مشنری مکسول صاحب کو شفاخانہ کشمیر کی کارگذاری میں ایک بیش بہا خلعت عطا فرمایا اور جب صاحب موصوف ولایت کو جانے لگے تو اپنے قلمرو میں سواری وغیرہ کا عمدہ بندوبست کردیا اسیطرح اور صاحبان سے بھی تہذیب کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

یہہ جو کچھ ہمنے لکھا ہے اس سے صاف صاف واضح ہے کہ اجکل کشمیر میں تہذیب کی ترقی ہورہی ہے کاش اگر اور والیان ریاست بھی اپنی اپنی ریاستوں میں تہذیب کو ترقی دیں تو رعایا و دیگر اشخاص خوش رہیں۔ لطیف

سلطنت روم کی تقیم الحالی

تھوڑے عرصہ سے سلطنت ترکی روم کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ اپنے پاؤں آپ نہیں چل سکے گی کیونکہ دائمی جسقدر خبریں آجتک ہمارے مطالعہ میں آئیں سوائے فتنہ و فساد کے اور کوئی خبر نہیں ہے اس اخبار کے ناظرین اکثر اِس بات سے ناواقف ہونگے کہ سلطنت روم کی ایسی حالت کیوں ہوگئی سو ہم پر فرض ہے کہ ہم اُس سبب سے ناظرین اخبار کو مطلع کریں۔

اوّل ۔ سلطان روم نے بباعث فتوے علماء روم نصارا کو دق کرنیکا ارادہ کیا مگر کوئی بات سلطان کے ہاتھ نہ آئی کہ جس سے نصارا کو تکلیف دیجاوے۔ رفتہ رفتہ علماء روم نے یہہ تجویز کی کہ اُنپر ٹیکس حیثیت سے بڑھکر لگائے جاویں یہہ ادا نہیں کرسکیں گے بغاوت اختیار کرینگے پھر سلطان خود اُنکی خبر لیگا سلطان روم کو یہہ بات پسند آئی کیونکہ اجکل سلطان صاحب کو روپیہ کی ازحد ضرورت ہے علماء کے کہنے پر عمل کیا اور باشندگان ہرزگونیا پر ٹیکس اُنکی حیثیت سے زیادہ لگا دیا۔ وے ادا نکرسکے اُنکو تکلیف پہنچائی مگر اہل نصارا نے صبر کیا اُنکے ساتھ ہی ترک لوگ بھی ٹیکس میں شامل تھے۔ ترکوں کی عادت سے لوگ اچھی طرح واقف ہیں اُنہوں نے



مقام ہرزیگو نیا میں غدر کردیا نام نصاریٰ کا ہوا کہ انہوں نے غدر کیا ہے۔

دوم۔ سلطان روم کی جسقدر امدنی ہے اُسکا ایک ثلث بیگمات کے خرچ اخراجات میں صرف ہوتا ہے یہہ تو کاغذی خرچ میں شمار کیا گیا مگر اس سے بھی زیادہ ہوا۔ اور بہت سا روپیہ اُس سود میں گیا جو کہ سلطنت روم کے ذمہ تیس برس سے چلا آتا ہے اب اُسکے سود کی اتنی رقم ہوگئی ہے کہ اگر ساری امدنی سلطنت کی دیجاوے تو سود بھی پورا ادا نہیں ہوتا ہے۔ جب سلطان نے دیکھا کہ اسکا کچھ بندوبست کرنا چاہئے تو یوں تجویز کی کہ نصف روپیہ نقد اور نصف کے پرامیسری نوٹ بحساب پانچ روپیہ سیکڑہ دیا جاوے اور پانچ برس تک یہہ تجویز رہے اور کل اقساط بروقت مقررہ ہر یک قارض کو پہنچ جاویں قرضخواہان نے یہہ بات نامنظور کی اور یورپ والوں و دیگر ممالک کے قرضخواہان نے تقاضا شدید کیا ایک دم میں سلطان روم کا دیوالہ سا نکل گیا اور سب نے ضامنوں سے روپیہ وصول کرنیکا مستحکم ارادہ کیا۔

سیوم۔ بعض بعض علماء وہاں کے ایسے متعصب ہیں کہ سوائے اپنی عقل کے اور کو جانتے ہی نہیں سلطان روم کو ہمیشہ بھڑکاتی رکھا کہ اسٹریا و پرشیہ و فرانس و روس والے کافر ہیں اُن سے دوستی رکھنی گناہ کبیرہ ہے آپ کبھی ان سے دوستی نہ رکھیں بلکہ اگر ہوسکے تو انکے تجاران جو آپکے ملک میں آتے ہیں آنے نہ دیں کیونکہ یہہ بھی ایک قسم سے کافروں کی معاونت میں داخل ہے۔

دیگر سرحدات کے والی نہایت مہذب اور تجربہ کار لوگ تھے یہہ باتیں سنتے رہے مگر خاموش رہے اور نیز صاحب اخبار الجوایب نے بھی جو خاص دارالسلطنت روم میں شایع ہوتا ہے یہہ باتیں ظاہر نکریں اب بھی اُس اخبار کا یہہ شیوہ ہے کہ اصل حال سلطنت روم کا ظاہر نہیں کرتا۔ سلطان روم ہمیشہ سرحدات والوں سے دلمیں سرکش ہی رہا۔

چہارم۔ جب سلطان کو امراؤ وزراؤ اہلکاران روم نے دیکھا کہ یہہ تو ہمیشہ آرایش بیگمات میں مصروف ہیں اور بیگمات کا گلہ بھرتی کرتے جاتے ہیں تم کیوں اپنے عیش و آرام میں خلل ڈالتے ہو انکے آٹھ سو بیبیاں ہیں تم بھی سو سو پچاس پچاس اپنے محلوں میں داخل کرو اور خوب عیش اڑاؤ انتظام ملکی و مالی پھر دیکھا جاویگا سب عیش کی طرف متوجہ ہوگئے۔ سلطنت کی خرابیکی یہہ ہی وجہ اور اوروں سے زیادہ موجب ہے۔

اب ہم بعض بعض اخبارات میں دیکھتے ہیں کہ سلطان روم سے لوگوں نے بغاوت اختیار کی۔ رعایا نمک حرام ہے سبب نہیں لکھتے کہ رعایا کس سبب سے باغی ہوئی آیا کوئی تو تکلیف رعایا کو پہنچی جس سے رعایا باغی ہوگئی۔

علماء روم نے یہہ تو سلطان صاحب کو صلاح دی کہ سرحدات والی کافر ہیں اُنکی دوستی اچھی نہیں بلکہ کفر ہے یہہ صلاح نہ دی کہ اہل اسلام کے یہاں چار سے زیادہ رکھنا حرام کرنا ہے جو کفر سے بھی گناہ کبیرہ میں داخل ہے اور اسیطرح سود کا لینا و دینا اور دلوانا مساوی درجہ رکھتا ہے اس ہماری تحریر کو بعض بعض اصحاب اہل ہند بھی ترچھی نظر سے دیکھینگے اور کہیں گے کہ سلطان روم کا کوئی کیا کرسکتا ہے اپنی تصدیق میں قصد شاہ روم بھی پیش کرینگے جسمیں لکھا ہے کہ فرنگی و چین و ماچین و کوہستان وغیرہ شاہ روم کی دہشت سے لرزتے ہیں اور سواری کے وقت چالیس لاکھ گھوڑے نکلتے ہیں سوا اسکے بطید بھرجاتی ہے کیسکی مقدور نہیں جو روم کی طرف نگاہ کرے اب دیکھ لینا کہ روم کی طرف کون کون نظر کرتے ہیں اور کس کس کے حصہ میں سلطنت روم آتی ہے۔

یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ علماء کے فتوے و فتور نے بہت سی سلطنتیں خراب کیں اور کرتے جاتے ہیں چنانچہ بخارا و ایران کے ساتھ جو ہوا وہ بھی انہیں کے طفیل ہوا۔ ہمارے ہند کے علما ابھی اور تو کچھ نہیں کرسکتے ہیں مگر اتنا ضرور فتوے دیتے ہیں کہ انگریزی مت پڑھو ایمان میں خلل آتا ہے سید احمد خان صاحب کے مدرسہ میں روپیہ دینا دوزخ میں گھر بنانا ہے اسیطرح انگریزوں کی نوکری کا حال بتلاتے ہیں جسکا نتیجہ مسلمانوں کی پست حالی کا نمونہ ہو رہا ہے حاصل کلام علماء کی اغراض اور حدیثات کا اختلاف ظاہر ہے۔ لطیف

تقاضا

یہہ اخبار نور افشاں اُن خریداروں پر اب تقاضا کرتا ہے کہ جنکے ذمہ عرصہ سے بقایا چلا آتا ہے جب ۱۸۸۳ء و ۱۸۸۴ء کے بقایا پر نظر پڑتی ہے اور ۱۸۸۴ء کے اخیر کو دیکھتے ہیں تو یہی دل میں آتا ہے کہ اُن حضرات پر بذریعہ خط خطوط کے تقاضا کیا جاوے کیونکہ اخبار کی یاد دہانی کو تو ایک سرسری بات سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں مگر ہمارا دل گوارا نہیں کرتا کہ ہم انکو یوں شرمندہ کریں ہاں رہے میں رلا یونہیں تقاضا کیا جاوے بشرطیکہ اُن کے دلوں میں یہہ خیال آجاوے کہ ہاں ہم سے قیمت مانگی جاتی ہے تو بہتر ہے ✣

خدا کرے یہہ تقاضا جنکے واسطے یہہ لکھا گیا ہے اُن کی نظر پڑ جاوے پھر تو ممکن نہیں کہ نہ بھیجیں۔ اُن کا قصور نہیں ہے یہہ ہماری ہی سہل انگاری ہے۔ خیر اب معلوم ہو جاویگا کہ سہل انگاری اُن کی ہے کہ ہماری ✣

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جواب میں

اب مشکل سے کوئی کسی راستکار کے لئے اپنی جان دیگا پر شاید کہ کسی نیکوکار کے واسطے جان دینی کوئی اپنے ذمہ لے لیکن خدا نے اپنی محبت ہم پر یوں ظاہر کی ہی کہ جب ہم گناہ کرتے جاتے تھے مسیح ہمارے واسطے موا۔ بس جبکہ ہم اُسکے لہو کے سبب راستباز ٹھہرے تو بہت ہی زیادہ اُس کے وسیلے قہر سے رہائی پاوینگے کیونکہ جب ہم نے دشمن ہو کے خدا سے اُسکے بیٹے کی موت کے سبب میل پایا۔ بس اب ملکر اُس کی زندگی کے سبب بہت ہی زیادہ بچ جائینگے۔ فقط اور مسیح نے خود بھی اپنی زبان مبارک سے فرمایا چنانچہ یوحنا کی انجیل ۳ باب ۱۴ آیت و ۱۵ و ۱۶ آیت میں مرقوم ہی اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو جنگل میں اونچا کیا اُسیطرح ضرور ہی کہ انسان کا بیٹا اُٹھایا جائے تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لائے ہلاک نہووے۔ بلکہ حیات ابدی پائے۔ فقط کیونکہ خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا ہی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا دیدیا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ حیات ابدی پاوے۔ بس جس کفارہ پر ایسی گواہیاں برحق اور ایسے گواہ صادق ہوں اُس کو باطل تصور کرنا سراسر بطلان اور بہتان اور کفران ہی۔ وساوس شیطانی سے خدا پناہ بخشے۔ آمین آمین

اعتراضات عشاء ربانی کے حق میں

اکثر لوگ عشاء ربانی پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا عجب بات ہی کہ عیسائی روٹی لیکر توڑتے اور آپس میں بانٹ کھاتے ہیں اور پھر مے پیالہ میں ڈالکر مسیح کی موت کی یادگاری کے لئے پی لیتے ہیں سچ ہی کہ مذہبی رسوم پر ہنسنا مشکل نہیں ہی اگر کوئی ہندو رسم ختنہ پر ہنسے اور کہے کہ یہہ ایک عجیب رسم ہی کہ محمدی اپنے لڑکوں کے بدن سے ایک ٹکڑا چمڑا کاٹتے ہیں اور اپنی خام خیالی سے کہتے کہ یہہ حرکت خدا کو پسند آتی ہی تو کیا جواب دوگے۔ تو بھی ہمکو معلوم ہی کہ خدا نے اس رسم کو ابراہیم پر فرض کیا یہہ سب لوگ جو تواریخ سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ اہل اسلام محمد صاحب کے وقت سے پیشتر ختنہ کو مانتے چلے آئے ہیں۔ اسیطور پر عیسائی عشاء ربانی مسیح کے وقت سے مانتے ہیں بس جو عشاء ربانی پر ہنستا ہی وہ مسیح پر ہنستا ہی اور جو مسیح پر ہنستا ہی وہ محمد صاحب پر ہنستا ہی کیونکہ اُنہنے بار بار کہا کہ مسیح خدا کا نبی ہی۔ سب عقلمندوں پر فرض ہی کہ بخوبی جانچیں کہ رسم کا کیا فایدہ ہی۔ اگر اسباب کو دریافت کرینگے تو اُنکو اُنکا فایدہ معلوم ہوگا کہ رسمیں روحانی اور غیب کی باتوں کو ظاہر کرتی ہیں اکثر آدمی اپنی مذہبی رسموں کا مطلب نہیں دریافت کرتے ہیں اور اگر کوئی پوچھے کہ رسم کو کیوں مانتے ہو تو وہ یہی جواب دیتے ہیں کہ خدا کا حکم ہی۔ لیکن سمجھنا چاہئے کہ خدا دانا ہی اور دانائی اُسکی سب کاموں اور سب احکاموں میں ظاہر ہی۔ دینی ریت ورسم میں اگر ہم بخوبی غور کریں تو ضرور الٰہی دانائی ظاہر ہوتی ہی۔ اور خوبی رسم کی یہہ ہی کہ روحانی باتوں کو اچھی طرح ظاہر کرے۔

میرے عزیزو ان باتوں پر غور کرو اور سوچو اور معلوم کرو کہ عشاء ربانی کا مطلب کیا ہی۔ اور وہ مطلب اس رسم سے پورا ہوتا ہی کہ نہیں۔ عیسائی مذہب کی یہہ بنیاد ہی کہ خداوند عیسیٰ مسیح گنہگاروں کے بدلے میں قربان ہوا اور صدہا جگہہ لکھا ہی کہ ہم اپنی نیکی پر نہیں مگر اُسکی موت پر بھروسا رکھیں۔ بس جب عیسیٰ مرنے پر تھا تو اُس نے روٹی لیکر توڑی اور اپنے شاگردوں کو دیکر کہا۔ کہ یہہ میرا بدن یعنے بدن کا نشان ہی جو تمہارے واسطے توڑا جاتا ہی۔ ویسا ہی مے لیکر کہا کہ یہہ میرا لہو ہی۔ میری دانست میں یہہ رسم بخوبی اس عمدہ بات پر دلالت کرتی ہی۔ اور اسکے سوا عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو سکھلایا کہ حق اور زندگی میں ہی ہوں۔ اور پھر اُسنے کہا کہ میں زندگی کی روٹی ہوں اور وہ جو میرے پاس آتا ہی کبھی بھوکا نہوگا اور وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہی کبھی پیاسا نہوگا۔ اور پھر یہہ وہی روٹی ہی جو آسمان سے اُتری کہ آدمی اُسے کھاوے اور نہ مرے۔ مسیح فرماتا ہی کہ میں وہ جیتی روٹی ہوں جو آسمان سے اُتری اور وہ روٹی جو میں دونگا میرا گوشت ہی جو میں دنیا کی زندگی کے لئے دونگا۔ تب یہودی لوگ اُسپر تکرار کرنے لگے کہ یہہ آدمی کس طرح اپنا گوشت ہمکو کھانے کے واسطے دیگا۔ تب عیسیٰ نے فرمایا کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور خون نہ پیو تو تم میں زندگی نہیں۔ پھر اُس نے کہا کہ میں سچے انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں ہو اگر تم مجھہ میں قایم ہو تو تم پھل لاؤگے۔ اِن باتوں کا مطلب یہہ ہی کہ جس طرح انسان کی زندگی خوراک پر منحصر ہی اسیطرح ایمانداروں کی زندگی عیسیٰ مسیح سے ہی۔ گناہ کے باعث تمام دنیا مُردہ ہی لیکن جو شخص مسیح پر ایمان لاتا ہی اور اُسمیں پیوند ہو جاتا ہی اُس کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں اور اُس میں روحانی زندگی پیدا ہوتی ہی۔ یہہ بات ہم انجیل اور تجربہ سے ثابت کرسکتے ہیں۔ اور دونوں باتیں عشاء ربانی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ بس میرے عزیزو تم سوچو کہ یہہ رسم خدا کے لایق ہی کہ نہیں ہزاروں لوگ اُس سے تسلی اور روحانی قوت پاتے ہیں اور داؤد خدا کی روحانی نعمتوں کا ذکر کرکے کہتا ہی کہ تو نے میرے لئے میرے دشمنوں کے آگے دسترخوان بچھایا۔

باقی پھر آیندہ

منقولات

شاہزادہٴ ویلز کی ہندوستانمیں تشریف آوری

از شمس الاخبار

جب سے ملک ہندوستان ماتحت حکومت سرکاری ہوا سکہ سلطنت جاری ہوا حکام عالی مقام حسن وخوبی سے ملک کا انتظام کرتے ہیں رعایا کی فایدہ رسانی و بہبودی کا دم بھرتے ہیں جسمیں کچھ نقص نظر آتا ہی کونسل قانونی میں بہ بحث ہوکر تبدیل کیا جاتا ہی کل حکام اپنے اپنے ضلع کی کیفیت رعایا کی حقیقت بذریعہ تحریر ولایت کو بھجواتے ہیں جسے وزیر سلطنت ہند ملاحظہ فرماکر حکم مناسب جاری فرماتے ہیں غرضکہ یہہ سب باتیں عمدہ ہیں مگر آجتک کبھی ایسا موقع نہ ملا کہ شاہنشاہ انگلستان ملک ہندوستان میں تشریف لاتے اپنی رعایا ماتحت کی کل کیفیت بہ نفس نفیس ملاحظہ فرماتے ہرچند بذریعہ تحریر یہاں کا سب حال معلوم ہوتا ہی مگر شنیدہ اور چشم دیدہ میں بڑا فرق ہی مصرعہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ رعایا کو بھی ہمیشہ سے یہی تمنا رہی ہی کہ بجنسے گورنر جنرل ہند یعنے قایم مقام شاہنشاہ انگلستان اور دیگر حکام عالیمقام کو تو دیکھا مگر اپنے شاہنشاہ وقت یا ولیعہد بہادر کے جمال باکمال سے محروم رہے۔ الحمد اللہ کہ ملک ہند کا بخت خفتہ بیدار ہوا یعنے جناب ملکہ معظمہ نے شاہزادہٴ ویلز ولیعہد سلطنت کو ہندوستان میں روانہ کیا۔

واقعی یہہ ہندوستان کی خوش قسمتی ہی۔ اب یہہ ملک جسقدر فخر کرے بجا ہی اور یہاں کی رعایا جتنا اپنے تئیں معزز ومفخر سمجھے زیبا ہی۔ اہل ہند کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری ومحبت نسبت سرکار انگلشیہ اظہار کرنے کا خوب موقع ہی۔ اہل ہند نے شاہزادہ صاحب کی استقبال وتواضع وتکریم میں جو جو تیاریاں کیں اظہر من الشمس ہی اور جتنا کچھ اس کام میں صرف کیا جاوے بجا ہی والیان ملک اپنی اپنی ریاست سے بمقام بمبئی وپونا وغیرہ میں پہنچے رسم استقبال بجالائے لاکھوں روپیہ صرف فرمائے اور جبتک شاہزادہ ممدوح اس سرزمین میں گشت کرینگے لکھوکھا روپیہ جابجا انہیں کاموں میں صرف ہوگا۔

اب یہہ بات غور طلب ہی کہ جابجا رعایا نے جو زرچندہ فراہم کرکے صرف کیا وہ بطور شایستہ کیا یا نہیں۔ اس امر میں بمبئی کا نمبر اول ہی یعنے جیسی روشنی وآرایش وآتشبازی وغیرہ شاہزادہ صاحب کی آمد میں ہوئی دوسری جگہہ امر محال ہی کیونکہ وہاں زرچندہ بھی کثیر المقدار جمع ہوا اور وہاں کی رعایا بھی کسیقدر دولتمند تجارت پیشہ ہی مگر یہہ روپیہ اسطرح صرف ہوا کہ جس سے ہمیشہ کے واسطے شاہزادہ صاحب کا یادگار قایم نہیں رہ سکتا۔ ہاں اُسوقت حاضرین جلسہ بیشک نہایت محظوظ ہوئے اور چند روز تک اُس کیفیت کو بھی یاد رکھیں گے مگر آخرش خواب وخیال ہوجائیگی۔

ہماری دانست میں اگر ہر ملک میں زرچندہ جمع ہوکر بطرز شایستہ ایسے عمدہ ومفید کاموں میں صرف ہو کہ ہم خرما وہم صواب یعنے ملک ورعایا کے حق میں بھی مفید ہو اور مدت تک شاہزادہ صاحب کا یادگار قائم ہو۔ مثلاً ۱۔ جابجا ہندوستانی دوا خانہ شاہزادہ صاحب کے نام سے جاری ہوں تاکہ غربا جو بہ قیمت عطاروں سے دوا نہیں لے سکتے یہاں سے مفت پاکر استعمال کریں اور صحت پاکر شاہزادہ صاحب کے حق میں دعا کریں اور سجدہ شکر بجالائیں ۲۔ شاہزادہ صاحب کے نام سے مدرسے اور کتب خانہ جاری ہوں ۳۔ شاہزادہ صاحب کے نام کا کوئی اخبار جاری ہو ۴۔ جن مواضعات میں آبپاشی کے واسطے کنوئیں نہیں ہیں وہاں کنوئیں کھودے جائیں۔ ۵۔ یتیموں کی پرورش ہو۔ ۶۔ لنگرخانہ جاری ہو جسمیں ضعیف محتاج کھانا پائیں ۷۔ پردہ نشین بیوگان ہند کی جنکا کوئی سرپرست نہیں پرورش کیجائے اور مثل اسکے بہت سے ایسے مفید کام ہیں جنسے بقائے نام اور رفاہ عام ہوسکتا ہی۔ کاش اہل ہند اس مضمون پر متوجہ ہوں۔

قباحت شراب نوشی

کارسپانڈنٹ وکیل ہندوستان لکھتے ہیں کہ افسران مدرسجات نے واسطے انسداد مے خوری کے بہت تدبیریں اور اشتہارات درباب مذمت شراب جاری کئے ہیں اور سرکار دولت مدار نے بھاری اجارے یعنے ٹھیکے مقرر فرمائے تاکہ لوگ اس امر کے مرتکب ہوکر صرف بیجا نکریں۔ ہزارہا تجویزیں ممانعت شراب خوری کی کیں لیکن لوگ تاہم باز نہ آئے۔ صدہا دولتمند خمر خوری میں برباد ہوگئے اور اپنی جاگیریں اور جائیداد اسی مصرف بیجا میں فروخت کردیں۔ اکثر شراب خوری قوم ہنود میں زیادہ ہی اس حد تک کہ اپنے صغیر سن لڑکوں کو بھی شراب پلانے سے دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ مسموع ہوا ہی کہ بتاریخ ۷ نومبر ۱۸۷۵ء کو صدر بازار ملتان میں ایک ہندو نے اتنی شراب پی کہ نہایت مخمور ہوکر عین بازار صدر میں نشہ کی حالت میں گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا۔ اور تمام دن اُسکی لاش اُس جگہہ پڑی رہی۔ اور صدہا لوگ اُسکی لاش کے گرد محیط رہے۔ آخر بوقت چار بجے شام کے اسکے وارث اُسکو اُٹھالے گئے اور اُسکا کریا کرم کیا اب جائے غور ہی کہ اُس نے شراب سے کیا خوش ذایقہ

حاصل کیا کہ اپنی جان بھی برباد کردی۔ اگر آدمی تمام جہان کو مع شراب کے حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھاوے تو اُسکو کیا فایدہ ہوا پس واجب ہی کہ تمام لوگ عبرت پذیر ہوکر شراب نوشی ترک کردیں اکثر لوگ یہہ عذر کرتے ہیں کہ ہم شراب کے عادی ہوگئے ہیں۔ اب ہم سے ترک نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ اس مصرع پر عمل کریں تو اُنکی عادت رفتہ رفتہ جاتی رہے گی۔ ع

ترک افیوں را علاجے بہتر از تقلیل نیست۔

اخبارات مُلکی و ولایتی

روم۔ صاحب اخبار سفیر مدراس بحوالہ اخبار اسٹریا تحریر فرماتے ہیں کہ جو خبریں سرحدات مانٹی نگرو سرویہ سے آئی ہیں اُن سے نایرہ آتش فساد ہرزی گونیا بر سر ترقی معلوم ہوتا ہی اور یہہ خبر صحیح بحوالہ مراسلہ نویس تحریر ہی کہ اراکین سلطنت سرویہ نے ایک قرارداد تجویز تحریری پرنس میلان کی خدمت میں روانہ کی ہی خلاصہ جسکا یہہ ہی۔

اول یہہ کہ حاکم میلان واسطے اخراجات جنگ کے جو سلطنت روم سے در پیش ہی بیس لاکھ ڈیوکانس سکہ خزانہ میں جمع رکھنا۔

دوم یہہ ہی کہ حتی الامکان سلطنت سرویہ تائید و استعانت باغیان ہرزی گونیا و باسینہ بدل وجان کرنا۔

سیوم یہہ کہ اس جنگ سے جو سلطنت روم سے ہوگا ناموری اور بیچارے مظلوم عیسایوں کی داورسے منظور ہی۔

حاکم سرویہ کے پاس پندرہ ہزار فوج مسلح و قواعد داں موجود ہی اور بروقت ضرورت ایک لاکھ فوج نجیب سر دینے کے لئی طیار ہی۔ حاکم مانٹی نگرو اور حاکم سرویہ بالاتفاق سلطنت روم کو تباہ و برباد کرنیکی نیت پر ہیں۔

اس پر صاحب اخبار سفیر مدراس فرماتے ہیں کہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ شہنشاہ روس کا اغوا ہی عنقریب یہہ بغاوت مبدل بہ جنگ مذہبی ٹھیرے گی +

یہہ خیال صاحب سفیر مدراس کا اُسی نیت پر ہی جیسا کہ ہندوستان کی دو چار اخبار والوں نے لکھا ہی کہ ہمارے سے اور تو اتنی دور دراز کچھ ہو نہیں سکتا اگر سلطان روم کے واسطے دعا و نماز وغیرہ پڑہی جاوے تو ایک اعانت ہوسکتی ہی۔ ہمارے نزدیک ایسے شخص کے واسطے کسی قسم کی اعانت کرنی روا نہیں ہی کیونکہ وہ اپنی کتاب پر جس پر اُسکو ایمان ہی نہیں چلتا اُس میں صاف لکھا ہی کہ کلو و شربو و لا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین پس جسکا اسقدر خرچ ہو کہ سلطنت کی آمدنی اوڑا کر اور حد سے زیادہ قرضدار ہوجاوے اور برخلاف آٹھ سو بیبیاں محل میں رکھے اور سود قرضہ کا ادا کرے پھر کس طریق سے اُسکی اعانت کرنی درست ہی تاکہ وقتیکہ وہ بھی اپنے کردار سے باز نہ اوین جبکہ اُسکے ظلم سے اُسکی رعایا ہی باغی ہوگئی تو اور کون ساتھ دیویگا یہہ رُوس اور پر بہتان ہی ہاں البتہ والی روس کا دلی منشا یہہ ہی کہ ظلم جہاں ہوتا ہی اور رعایا ستائی جاتی ہی وہاں سے ظلم کی بیخ و بنیاد اُکھڑی جاوے۔

سیام۔ سلطنت سیام کی فوج برائے جنگ چین دریائے کمبوڈین عبور کر آئی ہی اور عنقریب اور فوج بھی سیام سے روانہ ہونے والی ہی۔

دیکھیں سلطنت چین کسطور سے صف آرا و معرکہ پیرا ہوتی ہی۔

مہاراجہ۔ کشمیر نے پرنس آف ویلس کی دو روزہ کی دعوت میں پچاس لاکھ روپیہ خرچ کرنیکا ارادہ کیا ہی۔

اگر یہہ پچاس لاکھ روپیہ مدرسہ و شفاخانہ وغیرہ میں لگایا جاوے تو بنسبت آتش بازی و آرایش وغیرہ سے بہتر ہوگا۔

خدیو مصر کی ایک اخبار میں لکھا ہی کہ شہر زیوباد کسمی جو علاقہ سلطنت زنجبار میں تھے بروز ... لشکر جرار فتح کرکے اپنا قبضہ کرلیا ہی اور سلطان زنجبار کی فوج کے کچھ ہتھیار بھی چھین لئے ہیں اور مقامات مذکور میں سلطان روم کے نام کا جھنڈا قایم کیا گیا ہی۔

ہمکو اس خبر کی راستی میں کچھ شک ہی۔

ہانگ کانگ ۲۶ر نومبر۔ مسٹر ویڈ صاحب شنگھائی سے روانہ ہوکر شمالی چین کی جانب گئے ہیں

لنڈن۔ مورخہ ۲۹ر نومبر۔ افواہاً مشہور ہی مگر صداقت اُسکی ضرور ہی کہ ۱۴ر ماہ آیندہ کو واسطے غور کرنے اور منظور کرنے خریداری حصص نہر سویز کے پارلیمنٹ جمع ہوگی۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہی کہ خاص اسپیل کمشنر مقام قاہرہ کو بھیجے تاکہ وہ حالت خزانۂ مصر کی دریافت کرے اور نیز یہ کہ خدیو مصر سے اس خزانہ کی نسبت مشورہ کیا جاوے۔

دہلی۔ ۱۲ر دسمبر۔ لارڈ نپیر صاحب سپہ سالار افواج ہندوستان آج صبح کو داخل ہوئے۔

بمبی۔ ۴ر دسمبر۔ ڈاکٹر جان ولسن صاحب جو ایک مشہور مشنری اور مختلف زبانوں سے واقف تھے

انہوں نے آج شام کو بوقت ۶ بجے انتقال کیا گورنر بمبئی اور ہر فرقہ کے لوگ اُنکے جنازہ کے ہمراہ تھے صاحبان چیف جسٹس وصاحبان جج ہائی کورٹ بھی موجود تھے یہہ مسٹر ... صاحب ہندوستان میں ۱۸۴۲ء میں آئے تھے جب لارڈ نارتھ بروک صاحب بمبئی میں گئے تھے تو وہ بھی اُنکی ملاقات کو گئے تھے اور سر بارٹل فریر صاحب نے حال میں اُنکو ایک چھٹی شاہزادہ ویلز کی جانب سے لکھی تھی اسی چھٹی میں لکھا تھا کہ شہزادہ ویلز آپکی ہمدردی کرتے ہیں اور اُنکو آپکا بہت بڑا خیال ہے۔

پیکنگ۔ ۱۳ دسمبر۔ مسٹر بی ٹی ایوری صاحب سفیر امریکہ نے پیکن دار السلطنت چین میں ۱۸ نومبر کو انتقال کیا۔

علاقہ پیمایش۔ تحقیق دریافت ہوا ہے کہ حضور ویسرائے ہند اور گورنمنٹ کے دوسرے ممبروں کی تجویز ہے کہ پیمایش کا علاقہ پھر درست کیا جائے کوئی انگریزی آدمی اس علاقہ میں بھرتی نہو ہر ایک ضلع کی پیمایش ماتحت ایک انگریزی سپرنٹنڈنٹ کے ہوا کرے باقی ہندوستانی اسسٹنٹ وغیرہ رہیں اور سپرنٹنڈنٹ رونیو پیمایش کا سیول سروس افسروں میں سے پسند ہو کر مقرر کیا جائے۔ غرض آیندہ سے اس آئین کا عمل درآمد ہوگا۔ منسد

کابل۔ زبردست خان حاکم لال پورہ نے ہمراہی فوج کابل کے نوروز خان باغی سے مقابلہ کیا بعد لڑائی کے امیر کی فوجیں لعل پورہ کو واپس چلی آئیں اب سپاہ امیر کے آنیکی انتظار دیکھ رہی ہے۔ اور نوروز خان نے قبضہ راہ ٹاٹرہ کا کرکے لوٹ کھسوٹ شروع کردی ہے۔

دریائے چناب کا پل لکھنؤ ٹائمز مطبوعہ ۲۰ نومبر میں لکھتے ہیں کہ دریائے چناب کا پل شاہزادہ بیگم ویلز کے نام پر رکھا جاویگا۔

قلعہ تبت واقع برہما۔ گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ قلعہ تبت متو واقعہ برٹش برہما میں جسقدر توپیں ہیں ہر ایک کیواسطے پانچ پانچ سو گولے مع بارود رہا کریں۔

جناب پرنس آف ویلس بہادر

سر بارٹل فریر صاحب نے مدراس گورنمنٹ کو بذریعہ تار برقی معلوم کرایا ہے کہ جناب پرنس آف ویلس بہادر گیارھویں دسمبر روز شنبہ بوقت صبح رونق بخش مدراس ہونگے اسلئے اُس روز دوپہر کے بعد جو لیوی کا منعقد کرنا قرار پایا ہے سو موقوف کریں چونکہ جناب پرنس ممدوح اس روز قریب چار گھنٹے شام کے بسبیل سیر ایش داخل لنگرگاہ مدراس ہونگے۔

۱۴ ویں دسمبر کو بنگلور سے چار سو پچاس جہاز اقسام کے پھولوں کے انگیٹھیوں میں دھرے ہوئے مدراس کے گورنمنٹ ہوز میں رکھنے کے لئے آئے ہیں جناب پرنس آف ویلس اگر وقتے بنگلور کو تشریف فرما ہوں تو درعوض ملاحظہ شہر مذکور جہازوں کو ملاحظہ فرمائینگے۔

نوٹ۔ گورنمنٹ آف انڈیا یہہ حکم اجرا فرماتے ہیں کہ بابت محصول وغیرہ میں بغیر حیلہ وحرکت کے نوٹ کو ہی سرکل یا پریزیڈنسی کی ہووے سرکاری عہدہ داران رعایا سے بعوض روپیہ کے حاصل کریں از روی اس قانون کے ایک پریزیڈنسی نوٹ اور دوسرے پریزیڈنسی کے نوٹ میں امتیاز باقی نہیں رہا۔ فقط

سچی ہمدردی

ان دنوں مسٹر میڈم مٹی صاحبہ جو نامی گرامی تماشا گر ملک یورپ میں مشہور معروف ہیں پیرس دار السلطنت فرانس میں آئی ہیں ایک مرتبہ کے تماشا کرنے سے جو وصول ہوگا وہ اُن لوگوں کو دیا جاویگا جو طغیانی دریائے ملک فرانس میں تباہ اور برباد ہوگئے ہیں ملک فرانس سے یہہ میم صاحبہ ملک روس کو جاوینگی اور اُس ملک سے جو روپیہ کماوینگی وہ بھی طوفان کی تباہی والوں کو دینگی +

بے احتیاطی

آرہ ضلع شاہ آباد میں ایک صاحب کا کچھ اسباب نیلام ہوا تھا کسی شخص نے کچھ شیشیاں خریدی تھیں چنانچہ جب وہ اپنے گھر لے گیا تو اُس کے چار سالہ بچے نے ایک شیشی کھولکر کسیقدر اُسمیں سے اپنی زبان پر رکھا تھا کہ اُس کی جان نکل گئی ہرچند دیسی علاج کی دوا ہوئی مگر کچھ اثر نہ ہوا اسواسطے آدمی کو احتیاط لازم ہے +

گورنمنٹ فرانس نے ایک نئی ملکی فوج کی تیاری کا حکم دیا ہے جسکی تعدادی ۱۲ لاکھ ہے +

شاہ برہما نے اپنی فوج کی سواری کی درستی کے لئے فرانسیس افسر مقرر کئے ہیں +

امریکہ گورنمنٹ امریکہ نے ایک عجایب خانہ کی تیاری کیواسطے ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کا صرف منظور فرمایا ہے

بادشاہ ایران نے حکم دیا ہے کہ جو عیسائی لوگ رسوم مذہبی کے لئے حدود علاقہ سلطنت ایران میں آئیں اُنکو کسی قسم کی تکلیف نہ دیجایا کرے +

جالندھر۔ ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب جالندھر سے تحریر فرماتے ہیں کہ علاقہ تھانہ جالندھر میں ایک موضع بڈالہ واقعہ ہے۔ اُس گانو کی چند زمین وارونیں

جو رشتہ میں ایک جدی تھی۔ اتفاقیہ چاہ پر تکرار شروع ہوئی۔ نفسانیت اور اشتعال طبع نے ہر ایک کی طبیعت کو جوش میں رکھا۔ فرو نہونے دیا۔ پھر گواز کا غصہ مشہور ہے ایک کے ہاتھ سے ایک کے سر پر ایسی کہی لگی کہ سر پاش پاش ہوگیا۔ اور تھوڑے توقف میں مرگیا

لودیانہ

سنا گیا ہی کہ مقدمہ خون جسکا ذکر ہفتہ گذشتہ میں لکھا گیا ہی مسٹر لینکس صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے اجلاس میں تحقیقات ہوکر دورہ سپرد ہوگیا ہی اُمید ہی کہ جنہوں نے خون کیا ہی اپنے کیفر کردار کو پہنچینگے۔

یہہ خبر ہم اطلاع عام و خاص کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں کہ ایک مدرسہ نسوان مشن احاطہ میں عرصے سے جاری ہی جسمیں علم تواریخ و جغرافیہ و حساب و کتب مذہبی اخلاقی کی تعلیم دیجاتی ہی۔ چونکہ اس مدرسہ کے متعلق کوئی عمدہ مکان واسطے رہایش طلبہ کے نہتا سو وہ بھی اب تعمیر بلاگت کثیر کرایا گیا ہی اس مدرسہ میں مذہب و ملت کی کوئی قید نہیں ہی جس قوم کی لڑکی اس مدرسہ میں داخل ہو بکوشش اُسکو تعلیم دیجاویگی۔ چنانچہ چند لڑکیاں اب بھی شہر کی اس مدرسہ میں داخل ہیں اور تعلیم پاتی ہیں۔

دستور العمل اسکا یہہ ہی کہ اول داخلہ ایک روپیہ لیا جاتا ہی اور ہمیشہ کے واسطے ۸ر ماہواری مقرر ہیں اور جو لڑکی بورڈنگ ہوس میں رہنا چاہے اُس سے مبلغ چار روپیہ ماہواری لئے جاوینگے کھانا پکا پکایا ملیگا۔

اسوقت ہمکو خبر ملی ہی کہ مقام جگرانوال ضلع لودیانہ میں ایک خون ہوا صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے تحقیقات کے تشریف لیگئے ہیں جو حال ہمکو معلوم ہوگا ہفتہ آئندہ میں درج کیا جاویگا۔

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۷۹ء

۸ دسمبر کو مسٹر جے ڈبلیو گارڈنیر صاحب جو ڈیشل اسسٹنٹ کمشنر لاہور نے مسٹر ٹی روبرٹس صاحب سے چارج لیا خان بہادر محمد مہدی خان صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور کو اختیارات پورے اسسٹنٹ کمشنر کے حاصل ہوئے۔ رائے بہادر پنڈت مہان راج کشن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع روہتک کو اختیارات فوجداری مجسٹریٹ درجہ دوم کے عطا ہوئے۔ خان بہادر منشی غلام مرتضے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر محکمہ بندوبست ضلع مظفرگڈہ کو اختیارات فوجداری مجسٹریٹ درجہ دوم کے تفویض ہوئے۔ ڈاکٹر جے اے کوپر صاحب سول سرجن ضلع حصار نے ۸ دسمبر کو اپنے کام پر حاضر ہونے کی رپوٹ کی اور نو روز جو انکی رخصت کے باقی تھے خارج کئے گئے۔ افران مفصلہ ذیل کو پورے اختیارات اسسٹنٹی کے حاصل ہوئے۔ مسٹر جی اے فوکس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ سردار عالمگیر صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ مسٹر ار کلارک صاحب اسسٹنٹ کمشنر شاہپور سے لاہور میں تبدیل ہوئے۔ خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور نے ۲۴ روز کی رعایتی رخصت حاصل کی۔ رائے بہادر ہرنام داس صاحب قائم مقام منصف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کو اختیارات تحصیلداری کے تفویض ہوئے۔ رائے بہادر شنکر داس صاحب منصف تحصیل ڈیرہ غازیخان کو اختیارات تحصیلداری کے حاصل ہوئے۔

رسید زر

یکم جولائی ۱۸۷۹ء سے تاحال قیمت اخبار نور افشاں جو صاحبان مشتریان نے مرحمت فرمائی بطور رسید کے ذیل میں درج ہی

محمد سراج الدین صاحب از مالیر کوٹلہ معرفت منشی نظام الدین صاحب	عہ
لالہ چندلال صاحب از بہلول پور معرفت ایضاً	للعہ
مردخان صاحب انسپکٹر پولیس معرفت ایضاً	عہ
منشی محبوب مسیح صاحب از بندرابن	عہ
معرفت جناب پادری جے۔ میکسر صاحب از اجمیر	للعہ
بخشی رگبیر دیال صاحب جالندھر چھاونی	سہ
لالہ ہیرالال صاحب از سانپلہ ضلع رہتک	عہ
معرفت جناب پادری کے۔ سی چترجی صاحب از ہوشیارپور	للعہ
الٰہی بخش صاحب کٹی کسٹ از داناپور	عہ
بابو برج لال صاحب وت از گجرات	عہ
منشی چھبیلا لال صاحب از رڑکی	عہ
معرفت جناب پادری نیوٹن صاحب از لاہور	عہ
معرفت جناب پادری کالڈر ووڈ صاحب از سہارنپور	لعہ
جناب پادری جے نیوٹن صاحب از سباٹو	لعہ
معرفت جناب پادری جی۔ سی بھوس صاحب فیروزپور	عہ
معرفت جناب پادری گولکناتھ صاحب از جالندھر	عہ
بابو ہرلال صاحب از کلکتہ	عہ
جناب پادری ژنگر صاحب از میرٹھ	لعہ
منشی حسین میان صاحب از جالندہ دکھن	عہ
جناب پادری شرٹ صاحب از کراچی بندر	عہ
جناب کنور ہرنام سنگھ صاحب اہلووالیہ	لعہ
مسٹر جے شولڈہیم صاحب رجمنٹ ۳۲ از انبالہ	لعہ
جناب پادری ایم جے گولڈ سمتھ صاحب از رائے پشاور	لعہ

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا